امریکہ میں قرآن کے انقلابی فکر کا فروغ

ـــــــ ڈاکٹر اسرار احمد ـــــــ

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت)

امریکہ میں بلادِ عرب اور برِّعظیم پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے امیگرنٹ مسلمانوں کی نئی نسل میں "مسلم فنڈا منٹلزم" ہی نہیں "اسلامک ریڈ کلزم" جس تیزی سے فروغ پارہا ہے اس کا جائزہ اور تجزیہ گذشتہ ہفتے پیش کیا جاچکا ہے جس کے باعث دشمنانِ اسلام بالخصوص امریکہ میں آباد یہودیوں اور اسرائیلی صیہونیوں کے حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اب اس سے پہلے کہ اس وقت عالمی ملتِ اسلامیہ جس پریشان کُن صورت حال سے دوچار ہے اس کے اسباب و عِلَل کا تجزیہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں کیا جائے' اور مستقبل قریب میں ۔ "اور کچھ روز فضاؤں سے لہو برسے گا۔ اور غمناک یہ تاریک اندھیرے ہوں گے!" والی کیفیت جس کے آثار مشرق و مغرب میں نمایاں ہو رہے ہیں ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں کا جائزہ لیا جائے' اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس امر پر غور کیا جائے کہ ان حالات میں تبدیلی کیسے پیدا کی جاسکتی ہے اور اس پریشان کن صورت حال سے رستگاری کی سبیل کونسی ہے ـــــ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے حالیہ سفرِ امریکہ کا ایک اجمالی واقعاتی جائزہ پیش کردیا جائے تاکہ قارئین کو اندازہ ہوسکے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں قرآن کے انقلابی فکر سے دلچسپی کس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے جس کی بناء پر وہاں کے بعض لوگ تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا گہوارہ وہی خطۂ ارضی بنے گا ـــ اور احادیثِ نبویہؐ میں قربِ قیامت کی علامات میں سے ایک جو یہ بتائی گئی ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا شاید اسی کا عکس یہ بھی ہو اب اسلام کے عالمی غلبے کا سورج بھی بلادِ مغرب ہی سے طلوع ہو جس کا مصداقِ اَتم اِس وقت امریکہ ہے (واضح رہے کہ یہ وہاں کے کچھ لوگوں کا خیال ہے

جسے راقم نے نقل کردیا ہے۔ ورنہ خود راقم کا پختہ خیال یہی ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا اور ان شاء اللہ پاکستان اور افغانستان پر مشتمل خطۂ ارضی ہی اس سلسلے میں فیصلہ کُن رول ادا کرے گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے محل میں کرادی تھی اسی طرح اسلامی انقلاب کے لئے ایک پوری نسل کی تربیت وقت کے فرعونِ اعظم اور "نیو ورلڈ آرڈر" کی سربراہی کے زعم میں مبتلا ملک میں کرادے۔ واللہ اَعلم!)

اس سے قبل اس امر کی وضاحت بھی ہوچکی ہے کہ اب سے لگ بھگ تین سال قبل راقم امریکہ میں آباد مسلمانوں کے حلقے میں سماجی اور تعلیمی کاموں یا کمیونٹی آرگنائزیشن سے بڑھ کر اقامتِ دین کی کسی منظم جدوجہد کے امکانات کے بارے میں مایوس ہوگیا تھا۔ اس پس منظر میں غور کیا جائے تو راقم کا حالیہ سفر اللہ تعالیٰ کی خصوصی مشیت ہی کا مظہر نظر آتا ہے اس لئے کہ یہ بالکل اچانک اور قطعاً غیر متوقع طور پر طے پایا۔ چنانچہ ۲۴ دسمبر ۹۲ء تک خود میرے یا کسی اور کے حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایسا کوئی پروگرام بننے والا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ میں تنظیمِ اسلامی کے احباب و رفقاء کی جانب سے بھی نہ کوئی دعوت تھی' نہ خواہش کا اظہار! لیکن ۲۵ دسمبر کو کراچی میں ایک رفیق نے اپنے امریکہ میں آباد بعض اعزّہ کی جانب سے کچھ ایسے انداز میں دعوت پیش کی کہ میں اسے اپنی صحت اور جسمانی عوارض (بالخصوص گھٹنوں کی شدید تکلیف) اور بعض دوسرے مسائل و موانع کے باوجود رد نہ کرسکا۔ پھر جس تیزی کے ساتھ اس سفر کے جملہ معاملات طے ہوئے ان کی بھی اس سے قبل کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔ لہٰذا میرے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی مشیّت تھی کہ وہ مجھے وہاں کے حالات کا ازسرِنو مشاہدہ کراکے اپنی رائے پر نظرثانی کا موقع عنایت فرمائے! پھر وہاں قیام کا ارادہ بھی زیادہ سے زیادہ تین ہفتے کا تھا جو وہاں کے حالات کے تقاضے کے تحت بڑھ کر چار ہفتوں سے بھی بڑھ گیا۔ بہرحال ذیل میں اپنی امریکہ میں ۳۷ دنوں کی مصروفیات کا اجمالی نقشہ دے رہا ہوں تاکہ اندازہ ہوسکے کہ وہاں قرآن کے اجتماعی اور عمرانی فکر اور اسلام کی انقلابی دعوت کو کس درجہ مقبولیت حاصل ہوچکی ہے۔

نیو جرسی

اپنے سب سے چھوٹے صاحبزادے آصف حمید کے ہمراہ نیویارک کے جے ایف کے ایئرپورٹ پر جمعرات ۲۱ جنوری دن کے ڈھائی بجے کے لگ بھگ پہنچنا ہوا' جہاں نیو جرسی کے میزبان حضرات یعنی جناب محمد حسین صاحب اور محمد ظہیر صاحب کے علاوہ تنظیم اسلامی کے رفقاء راحیل ملک اور ڈاکٹر منظور علی شیخ استقبال کے لئے موجود تھے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ صبح کو لاہور سے روانہ ہو کر اسی روز دوپہر کو نیویارک اس لئے پہنچ گئے کہ یہاں اور وہاں کے وقت میں قریباً دس گھنٹے کا فرق ہے' ورنہ سفر تو کوئی اٹھارہ گھنٹے کا طے کیا۔ بہرحال ایئرپورٹ سے کار کے ذریعے عشاء کے قریب نیو جرسی کے اہم صنعتی شہر ٹرینٹن (TRENTON) میں محمد حسین صاحب کی رہائش گاہ پہنچے جہاں قیام کا بندوبست تھا۔ نماز عصر اور مغرب راستے میں سنٹرل جرسی کے اسلامک سنٹر کی خوبصورت مسجد میں ادا کی گئیں۔

"ٹرینٹن" کی مسجد صفاء میں اگلے روز صبح کا درسِ قرآن طے تھا' لیکن اسے طویل سفر کے "جیٹ لیگ" (Jet Lag) کے باعث منسوخ کرنا پڑا۔ تاہم اسی مسجد میں جمعہ کا خطاب ہوا جس میں "ذلت و مسکنت ہم پر مسلط ہے یا یہودیوں پر؟" کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔

اس دوران شکاگو سے "فرینڈز آف تنظیم اسلامی پاکستان" (FOTIP) کے ناظم عطاء الرحمٰن صاحب بھی پہنچ گئے اور تین روز یعنی جمعہ' ہفتہ اور اتوار مقیم رہے۔ جمعہ کی شام قریباً دو گھنٹے کی مسافت پر واقع "مُورز ٹاؤن" (Moores Town) کے ٹاؤن ہال میں عشاء کی نماز کے بعد "مسلمانوں کا ماضی' حال اور مستقبل" کے موضوع پر دو گھنٹے تک انگریزی میں خطاب کرنے کے بعد واپس قیام گاہ پہنچے۔ ٹرینٹن میں قیام چھ روز رہا اور سوائے پہلے دن کے بقیہ پانچوں دن باقاعدگی سے مسجد صفاء میں صبح کا درس قرآن جاری رہا۔ یہ درس بھی انگریزی ہی میں ہوتا رہا اس لئے کہ اس مسجد کے نمازیوں میں معتدبہ تعداد مقامی افریقی' امریکی مسلمانوں کی ہوتی ہے۔ صبح کے اس درس کے علاوہ ان پانچ دنوں میں نیو جرسی کے علاقے میں مختلف مقامات پر نہایت کامیاب اجتماعات منعقد ہوئے۔ چنانچہ:

۶

○ ہفتہ ۲۳ جنوری کا پروگرام خاصا بھاری رہا۔ نیوبرن وک (New Brunswick) کے شیرٹن ہوٹل میں ظہر کی نماز کے بعد ایک کانفرنس سے خطاب کا پروگرام تھا جو غیر معمولی طوالت اختیار کر گیا جس کے باعث مغرب کی نماز بھی وہیں ادا کرنا پڑی۔ واپسی پر ڈیڑھ گھنٹے کا سفر طے کر کے مسجد صفاء میں اجتماعی کھانے اور نماز عشاء کے بعد "مسلم اور مومن کا فرق" کے موضوع پر خطاب ہوا' جس میں افریقی' امریکی اور عرب مسلمانوں کی خاصی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

○ اتوار ۲۴ فروری کا پروگرام تو ناقابل قیاس حد تک بھاری رہا۔ چنانچہ سنٹرل جرسی اسلامک سوسائٹی کے مرکز میں صبح ۱۰ بجے "امت مسلمہ کی دوہری ذمہ داری" کے بارے میں خطاب تھا' لہٰذا ناشتے کے فوراً بعد ادھر روانہ ہوگئے۔ یہاں سامعین کی اکثریت عرب مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ (وہاں کے امام شبلی جو مصری عالم ہیں خطاب سے اس درجہ متأثر ہوئے کہ بعد میں باقاعدہ شد رحال کر کے ٹرینٹن کی مسجد صفا میں خطاب میں شرکت فرماتے رہے اور نوٹس لیتے رہے۔)وہاں سے بھاگم بھاگ بونسٹن (Boonston) اسلامک سنٹر پہنچے جہاں نمازِ ظہر کے بعد خطاب کا پروگرام تھا۔ اگرچہ مسلسل مشقت کی وجہ سے تھکاوٹ اور گلے کی خرابی جیسے مسائل درپیش تھے اور ساتھ ساتھ زود اثر لیکن انجام کار کے اعتبار سے کسی قدر مضرادویات کا استعمال بھی ہو رہا تھا لیکن اللہ کی تائید و نصرت سے وہاں بھی بھرپور خطاب ہوا۔ نماز عصر کے بعد سفر کا اگلا مرحلہ شروع ہوا اور مغرب کی نماز "سمرول" (Somerville) پہنچ کر ادا کی۔ نماز کے بعد یہاں بھی مفصل خطاب ہوا۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپسی کا سفر شروع ہوا اور اس طرح نصف شب کے قریب قیام گاہ پہنچنا ہوا۔

○ سوموار ۲۵ جنوری تا بدھ ۲۷ جنوری زیادہ تر پروگرام مسجد صفاء' ٹرینٹن میں ہوئے جن میں روزانہ بعد نمازِ عشاء ایک تقریر تو التزاماً ہوئی۔ مزید بر آں ایک خصوصی پروگرام خواتین کے لئے بھی ہوا اور یہاں صرف یہی ایک تقریر اردو میں ہوئی' اس لئے کہ اس میں ہند و پاک سے تعلق رکھنے والی خواتین کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ساتھ ہی مقامی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے حضرات سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ نیویارک اور نیوجرسی میں "حزب التحریر" کے بعض سرکردہ حضرات کے ساتھ کوئی

ساڑھے تین گھنٹے تک مفید گفتگو رہی۔

۲۷ جنوری کو نیوجرسی سٹیٹ پرزن یعنی جیل میں مسلمان قیدیوں کو جن میں زیادہ تر سیاہ فام امریکن تھے' سورۃ العصر کا درس دیا گیا۔ رات نمازِ عشاء کے بعد یہاں آخری خطاب تھا' جس کے بعد جرسی سٹی کے لئے روانگی ہوئی۔ رات رفیق مکرم ڈاکٹر منظور علی شیخ کے ہاں قیام کیا اور ۲۱ر جنوری کو ورودِ امریکہ کے بعد صرف ۲۸ جنوری کے دن کسی قدر آرام کرنے کی فرصت نصیب ہوئی۔ نیوجرسی کے چھ روزہ قیام کے دوران نیویارک میں مقیم رفیقِ تنظیم جناب راحیل ملک بھی مسلسل راقم کے ساتھ ہی مقیم رہے اور حتی الامکان راقم کو آرام پہنچانے کا اہتمام کرتے رہے۔ یہ نوجوان کولمبیا یونیورسٹی نیویارک سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

ڈیٹرائٹ

جمعرات ۲۸ جنوری کو شام ۶ بجے نیویارک کے "نیوارک ایئرپورٹ" سے روانہ ہوکر رات کے ساڑھے آٹھ بجے ڈیٹرائٹ پہنچنا ہوا' جہاں رفیقِ تنظیم جناب اعجاز چوہدری صاحب کے ہاں قیام رہا۔ یہ شہر شکاگو اور ٹورنٹو کے بالکل درمیان واقع ہے۔ (دونوں جانب فاصلہ تین سو میل کے لگ بھگ ہے) یہاں کا قیام اس سفر کا اہم ترین حصہ تھا' اس لئے کہ یہیں شکاگو اور ٹورنٹو کے رفقاء و احباب سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ تاکہ کچھ سابق غلط فہمیوں کے ازالے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر گفتگو ہوسکے۔ چنانچہ بروز جمعہ نمازِ فجر کے بعد شکاگو کے رفقاء کے ساتھ ملاقات ہوئی اور سہ پہر کو "فوٹپ" کے رفقاء سے تبادلۂ خیال رہا۔ اس کے علاوہ "ٹرائے" کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ بھی دیا اور بعد نمازِ عشاء "امتِ مسلمہ کی موجودہ حالتِ زار" کے موضوع پر خطاب بھی کیا۔

ہفتہ ۳۰ جنوری کو حسبِ پروگرام شکاگو کے ڈاکٹر خورشید صاحب اور ڈاکٹر طور صاحب سمیت ٹورنٹو' ڈیٹرائٹ اور شکاگو کے دیگر پرانے اور نئے رفقاء کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ مزید برآں "ٹرائے" کی مسجد میں کل رات کے موضوع کے دوسرے حصہ پر خطاب ہوا۔ رفقاء کے ساتھ ملاقات کا سلسلہ اگلے روز ۳۱ جنوری کو بھی جاری رہا اور چونکہ بحمداللہ بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگیا لہٰذا آخر میں ڈاکٹر انصاری صاحب کو "ٹینا" یعنی تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ کو نئے سرے سے منظم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔

سینٹ لوئیس

یکم تا ۳ فروری سینٹ لوئیس (مزوری) میں قیام رہا۔ یہاں کا پروگرام اصل میں تو ڈاکٹر وقاصی صاحب سے اپنے طبی معائنے' بالخصوص قلب کے مشہور Stress Test کے لئے رکھا تھا۔ اس لئے کہ دو سال قبل کی ایک Visit کے دوران یہاں ڈاکٹر وقاصی صاحب ہی کے کلینک میں یہ Test ہوا تھا۔ جس کے نتیجے میں بلڈ پریشر کے رجحان کی تشخیص ہوئی تھی اور ان ہی کی تجویز کردہ دوا دو سال سے زیر استعمال تھی۔ الحمدللہ کہ یہ Test باقی ہر طرح سے تسلی بخش رہا۔ اور میں جو جملہ از راہِ تفنن کہا کرتا ہوں وہ صحیح ہی ثابت ہوا۔ یعنی یہ کہ "میرے دماغ میں تو کوئی خرابی ہو سکتی ہے' بحمد اللہ دل میں کوئی خرابی نہیں ہے۔" ڈاکٹر وقاصی پاکستان کے صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں اور دو سال قبل کی ملاقات میں میں ان کی اور ایک دوسرے سندھی سرجن ڈاکٹر قاضی صاحب کی شرافت و نجابت سے بہت متاثر ہوا تھا۔ سینٹ لوئیس میں قیام لاہور سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر ٹیپو سلطان صاحب کے مکان پر رہا۔ وہ "الرجی" کے سپیشلسٹ ہیں۔ انہوں نے بھی خون کا تفصیلی تجزیہ اور معائنہ کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر و ثواب عطا فرمائے۔ تین فروری کو سینٹ لوئیس کے اسلامک سنٹر میں مفصل خطاب ہوا۔ (یہ اگرچہ Working Day تھا جس میں امریکہ میں کسی اجتماع یا فنکشن کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن حاضری بحمد اللہ حیران کن تھی۔ پورا ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا اور صرف محاورہ کے طور پر نہیں بطورِ واقعہ "تِل دھرنے کو جگہ نہیں رہی تھی!")

سپرنگ فیلڈ

۳ فروری کو "گریٹر سپرنگ فیلڈ" کی اسلامک سوسائٹی کے زیر اہتمام مفصل خطاب ہوا۔ یہ شہر سینٹ لوئیس سے تقریباً سوا سو میل کے فاصلے پر ہے' چنانچہ بذریعہ کار آنا جانا ہوا۔ یہاں جانا اس لئے ضروری تھا کہ اس مقام پر محترم عطاء الرحمٰن صاحب کے حقیقی بھائیوں کے علاوہ بعض دوسرے اعزّہ بھی قیام پذیر ہیں۔

ویسٹ ورجینیا

۴ر تا ۷ فروری کا Week End ویسٹ ورجینیا کے علاقے میں بسر ہوا۔ یہاں

میری آمد تو پہلی بار ہو رہی تھی لیکن اس سے قبل تنظیم اسلامی شمالی امریکہ کے بعض رفقاء یہاں کا ایک دعوتی دورہ کر چکے تھے اور اسی بناء پر وہاں کے احباب کی جانب سے میری آمد کے لئے شدید خواہش اور پرزور دعوت تھی۔ (بلکہ اس مرتبہ کے اخراجاتِ سفر میں سے نصف نیوجرسی کے احباب نے اور بقیہ نصف ویسٹ ورجینیا کے احباب ہی نے برداشت کئے۔)

یہ علاقہ پاکستان کے ضلع ہزارہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور یہاں پہاڑی سلسلوں کے مابین چھوٹی چھوٹی بستیاں آباد ہیں۔ جہاں کا ماحول امریکہ کے بڑے شہروں کے شور و شغب اور ہنگاموں سے بہت مختلف اور نہایت پرسکون ہے۔ چنانچہ بلیوفیلڈ شہر جس کے مضافات میں ڈاکٹر ریاض الدین صاحب کے مکان پر ہمارا قیام رہا' اگرچہ خاصا بڑا ہے لیکن اس کا کوئی ایئرپورٹ نہیں ہے۔ اور قریب ترین ہوائی اڈے جو وہاں سے سو سوا سو میل کے فاصلے پر ہیں وہاں بھی صرف چھوٹے جہازوں ہی کی آمدورفت ہے۔ یہاں اگرچہ کوئی زیادہ بڑا اجتماع تو منعقد نہیں ہوا۔ تاہم ڈاکٹر ریاض الدین صاحب کے علاوہ جن کا تعلق حیدرآباد (دکن) سے ہے پاکستان سے تعلق رکھنے والے جن بعض سینئر ڈاکٹر حضرات سے وہاں تعارف ہوا ہے ان کے جوش اور جذبے سے امید ہوتی ہے کہ شاید وہ علاقہ امریکہ میں دعوتِ قرآنی کا بڑا مرکز بن جائے۔ (**وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ**)ان میں سے بعض حضرات سے راقم کو خصوصی دلچسپی اس بناء پر ہوئی کہ ان کی عزیز داری چوہدری نیاز علی خاں مرحوم' بانی ادارہ دارالاسلام' پٹھان کوٹ' سے ہے۔

یہاں میری آمد کے ساتھ ہی شکاگو سے رفقاءِ تنظیم کا ایک قافلہ بھی بارہ گھنٹے کا سفر بذریعہ کار کر کے پہنچ گیا جس میں عطاء الرحمٰن صاحب کے علاوہ جناب اورنگ زیب' جناب غلام سبحانی بلوچ اور جناب عظمت تنویر شامل تھے۔ یہاں تین دنوں میں پانچ خطاب ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے:

- جمعہ ۵ ر فروری کو بعد نمازِ جمعہ ورجینیا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ' بلیکس برگ میں مختصر خطاب ہوا۔
- ۵ ر اور ۶ ر فروری کو بعد نمازِ عشاء ڈاکٹر نعیم قاضی صاحب کے مکان پر تعارف قرآن حکیم اور مطالعۂ قرآن کے اصول کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

○ ۶ ر فروری ہی کو ورجینیا ٹیکنیکل یونیورسٹی ہی کے "مک برج ہال" میں قرآن اور امنِ عالم کے موضوع پر خطاب ہوا۔
○ آخری خطاب اتوار ۷ ر فروری کی صبح کو بلیو فیلڈ یوتھ سنٹر کے ہال میں مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے موضوع پر ہوا۔

یہاں بھی حزب التحریر سے متعلق بعض نوجوانوں سے بہت مفید گفتگو رہی۔ ان میں سے دو عرب نوجوان جوش اور جذبے کے ساتھ سنجیدگی اور متانت ہی نہیں فکر و فہم کی گہرائی کا نہایت حسین امتزاج نظر آئے۔ اور حسن اتفاق سے دونوں ہی کا نام "اسامہ" ہے۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!**

بفلو

۸ ر اور ۹ فروری بفلو میں بسر ہوئے۔ وہاں کے میزبان ڈاکٹر سید ساجد حسین تھے جو ۱۹۷۹ء میں پہلے سفرِ امریکہ میں میرے اولین میزبان رہے تھے۔ اس کے بعد سے ان سے کوئی خاص رابطہ نہیں رہا تھا۔ تاہم پچھلے دنوں اپنی پاکستان آمد پر انہوں نے مجھ سے وعدہ لے لیا تھا کہ اب جب بھی امریکہ آنا ہو ایک دو روز کے لئے ان کے پاس بھی ضرور آؤں گا۔ وہاں میرا اصل خیال "آرام" کا تھا۔ اضافی خیال یہ بھی تھا کہ ٹورنٹو کے جو رفقاء ڈیٹرائٹ نہ آسکیں گے ان کے لئے بفلو آکر ملاقات کرنے میں سہولت رہے گی۔ اس لئے کہ وہاں سے ٹورنٹو کا فاصلہ صرف ایک سو میل ہے۔ ایک اور خواہش یہ بھی تھی کہ مولانا مودودی مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر احمد فاروق مودودی سے ملاقات کی تجدید ہوجائے (یادش بخیر' ان سے پہلی ملاقات ۷۹ء میں مولانا مرحوم کے انتقال کے موقع پر ہوئی تھی' اور پھر ۸۰ء' ۸۱ء اور ۸۲ء میں بھی مسلسل ملاقاتیں رہی تھیں) ---- الحمد للہ کہ میری ان تمام خواہشوں کی اللہ تعالیٰ نے بھرپور تکمیل کرادی۔ چنانچہ ٹورنٹو سے نہ صرف رفیقِ تنظیم چوہدری عبدالغفور صاحب مع اپنی اہلیہ کے (یہ بھی تنظیم کی سرگرم کارکن ہیں) تشریف لائے بلکہ "نَافِلَۃً لَکَ" کے طور پر جناب سعید الظفر صاحب بھی ایک نہایت پرجوش سوڈانی مسلم "فنڈا منٹلسٹ" اور Activist کے ہمراہ تشریف لائے جن سے مفصل ملاقاتیں اور گفتگوئیں رہیں۔ اسی طرح بحمد اللہ کہ ڈاکٹر احمد فاروق بھی دو مرتبہ ڈاکٹر ساجد حسین صاحب کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے بھی مفصل گفتگو رہی۔

بالکل اضافی طور پر بفلو کے اسلامک سنٹر میں بھی بعد نمازِ عشاء ایک خطاب عام ہوا۔ یہ بھی چونکہ Working Days تھے لہٰذا حاضری کی کم ہی توقع تھی' لیکن یہاں بھی بالکل سینٹ لوئیس والی حیرت کا سامنا ہوا۔ ایک کثیر تعداد میں لوگوں نے خاصی طویل تقریر کو پوری توجہ اور ذوق و شوق کے ساتھ سنا۔ یہاں "وادیٔ کشمیر" سے تعلق رکھنے والے سینئر ڈاکٹر حضرات کے ایک گروپ سے ملاقات ہوئی۔ جن میں سے ایک سے تو دیرینہ شناسائی تھی یعنی ڈاکٹر نعیم قاضی سے' جو اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن آف نارتھ امریکہ کے صدر رہے ہیں۔ (انہوں نے میرا ذوق بھانپ کر نمکین کشمیری چائے کی سپلائی کا تسلسل برقرار رکھا) باقی حضرات سے یہ پہلی ہی ملاقات تھی۔ جو کیا عجب کہ کسی مستقل تعلق کی تمہید بن جائے۔

نیویارک

حالیہ سفر کے نتیجے میں سب سے زیادہ پیش رفت نیویارک میں ہوئی۔ اس سفر سے قبل کے تیرہ سالوں کے دوران امریکہ کے "شاہ درہ" ہونے کے ناطے نیویارک میں آتے جاتے کچھ ملاقاتیں اور بھاگتے دوڑتے بعض خطابات بھی ہوجاتے تھے لیکن تنظیم یا انجمن کی کوئی بنیاد وہاں قائم نہیں ہوسکی تھی۔ وہاں قیام ہمیشہ برادرم الطاف احمد صاحب کے مکان پر رہا (یہ تنظیم میں شامل تو ہوگئے تھے لیکن فعال نہیں ہوسکے) اور خطابات اکثر و بیشتر مسلم سنٹر آف نیویارک واقع فلشنگ میں ہوتے رہے۔ ملاقاتوں میں جماعتِ اسلامی سے بہت قدیمی تعلق رکھنے والے جناب شمیم صدیقی اور ان ہی کے نہایت قریبی دوست اور رفیقِ کار جناب شمشیر علی بیگ سرِفہرست رہے۔ یہ حضرات جماعت کی موجودہ پالیسی اور بالخصوص امریکہ میں "اِکنا" کی سرگرمیوں سے غیر مطمئن ہوکر اپنے طور پر امریکہ میں اقامتِ دین کی تحریک کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اس بار میں ابھی نیوجرسی ہی میں مقیم تھا کہ یہ دونوں حضرات مذکورہ بالا مسلم سنٹر کے صدر شیخ نوید انور اور بعض دیگر رفقاء کے ہمراہ (گویا پوری Force کے ساتھ) وہاں تشریف لائے اور نیویارک آنے کی پرزور دعوت کے ساتھ ایک لمبا چوڑا پروگرام بھی پیش کردیا۔ جس پر میں نے حتمی وعدہ تو نہیں کیا البتہ کوشش کرنے کی حد تک امید دلادی۔ تاہم یہ کسی کے بھی وہم و گمان میں نہیں تھا کہ نیویارک میں اتنے کامیاب

پروگرام ہو سکیں گے۔

بفلو سے راقم ۱۰ر فروری کی رات کو نیوارک ایئرپورٹ پر پہنچا اور رات جرسی سٹی میں ڈاکٹر منظور علی شیخ کے مکان پر قیام کیا۔ اگلا دن اپنی واپسی کی بکنگ وغیرہ کے اہتمام میں گزرا۔ ۱۱ر فروری کی رات سے ۱۵ر فروری کی صبح تک قیام لانگ آئی لینڈ میں واقع شیخ نوید انور صاحب کے "محل نما مکان" میں رہا۔ جنہوں نے مجھے آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں ہونے دیا۔

۱۲ فروری کو نماز اور خطاب جمعہ "مین ہٹن" میں سٹی ہال کے قریب وارن سٹریٹ کی جامع مسجد میں تھا۔ اس روز "لنکنز ڈے" کے موقع پر عام تعطیل تھی اور شدید برف باری ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود مسجد کا وسیع ہال حاضرین سے پر ہو چکا تھا۔ وہاں میں نے "مسلمانوں کا مستقبل اور ہماری ذمہ داری" کے حوالے سے خطاب کیا۔ اسی رات "فلشنگ" کے مسلم سنٹر میں دو گھنٹے کا مفصل خطاب ہوا۔ جہاں ہال جلد ہی کھچا کھچ بھر گیا جس کے بعد خاصی بڑی تعداد میں لوگوں کو جگہ نہ ملنے کے سبب مایوس لوٹنا پڑا۔ ۱۳ فروری کو مقامی ائمۂ مساجد اور دینی رہنماؤں سے ملاقات کا پروگرام طے تھا مگر مسلسل برف باری اور خراب موسم کی وجہ سے حاضری توقع سے کم رہی۔ یہ پروگرام ظہر تک جاری رہا۔ عصر کی نماز "مسجد فاطمہ" Queens میں ادا کی گئی جہاں "حزب التحریر" کی جانب سے ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے "حزب التحریر" کے جناب ابوعاصی ندال صاحب نے اسلامی انقلاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد میں نے وضاحت کے ساتھ سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں اسلامی انقلاب کا منہج پیش کیا۔ بعد ازاں ہم دونوں نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور یوں عشاء کی نماز کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

۱۴ فروری صبح ۱۰ بجے "ویسٹ میری لانگ آئی لینڈ اسلامک سنٹر" میں خطاب کا عنوان تھا: "جہاد اور اس کے مراحل"۔ کم و بیش دو گھنٹوں پر محیط اس خطاب کو حاضرین نے نہایت سکون اور دلچسپی سے سنا۔ اسی رات یہاں آخری خطاب "اسلامک سنٹر فلشنگ" میں ہوا جہاں اس سے قبل جمعہ کے روز ایک خطاب ہو چکا تھا۔ خطاب کے بعد سوال' جواب کی نشست ہوئی۔ حاضرین کی تعداد برف کے طوفان کے باوجود پہلے سے بھی

زیادہ تھی، اور جوش خروش دیدنی تھا۔ رات ڈاکٹر منظور شیخ صاحب کے ہاں قیام کیا جہاں سے اگلے روز علی الصبح نیورک ایئرپورٹ سے "ہوسٹن" کے لئے روانگی ہوئی۔

ہوسٹن

میرے اپنے پروگرام کے مطابق تو چودہ فروری کے لگ بھگ امریکہ سے واپسی طے تھی۔ لیکن بعض اسباب کے باعث امریکہ کا یہ سفر بارہ روز مزید طویل ہوگیا۔

اس کا پہلا سبب ہوسٹن میں مقیم رفیقِ تنظیم اعجازالحق صاحب کا اصرار تھا کہ خواہ ایک ہی روز کے لئے آنا ہو ہوسٹن ضرور آئیں۔ میں نے ان پر شرط عائد کردی تھی کہ اگر ڈیٹرائٹ کے اجتماع میں شرکت کریں گے تو غور کروں گا۔ وہ وہاں نہ صرف خود بلکہ ایک اور دوست میر باسط صاحب کے ساتھ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ۱۵ اور ۱۶ فروری کے دو دن ہوسٹن میں صرف ہوئے۔ اور وہاں اس پورے سفر کا سب سے بڑا Surprise سامنے آیا۔ یعنی ۱۵ فروری کو بعد نمازِ عشاء نارتھ ویسٹ زون کی مسجد سے ملحق ہال میں جو اجتماع ہوا اس میں ایک ہزار کے لگ بھگ خواتین و حضرات شریک ہوئے اور ہال اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا۔ حالانکہ یہ بھی "کام کا دن" تھا ----- اور وہ بھی سوموار! اجتماع کے بعد وہاں کی نمایاں سماجی اور دینی شخصیت ڈاکٹر نثار احمد صاحب نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ کہا: "خدارا! اپنے مطالعۂ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا درس انگریزی میں بھی ریکارڈ کرادیں ----- اس کے جملہ انتظامات اور اخراجات کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں!!"

۱۶ر فروری کو ہوسٹن کے مرکزی اسلامک سنٹر میں صبح گیارہ بجے کے لگ بھگ اجتماع ہوا جس میں ہوسٹن کے مختلف علاقوں کی مساجد کے ائمہ حضرات خصوصیت کے ساتھ تشریف لائے۔ اسی دوپہر کو ساؤتھ زون کی مسجد میں خواتین کے ایک خصوصی اجتماع سے "اسلام میں خواتین کا مقام اور حقوق" کے موضوع پر مختصر خطاب ہوا۔ اور پھر رات کو آخری پروگرام اعجازالحق صاحب کے مکان پر ہوا جس میں Dinner کے بعد "فرائضِ دینی" کے موضوع پر اردو میں خطاب ہوا۔ جس کے نتیجے میں متعدد حضرات نے تنظیم میں شمولیت اختیار کرلی۔

لاس اینجلس

۱۷ تا ۲۰ فروری لاس اینجلس میں پروگرام تھے جہاں میزبانی کے فرائض جناب محمد علی چوہدری نے سرانجام دیئے۔ ۱۷ فروری کی شام کو چوہدری صاحب ہی کے مکان پر اورنج کاؤنٹی کی مسجد کے تنازعے کے بارے میں بعض اہم حضرات کے ساتھ تبادلۂ خیال ہوا۔ جمعرات ۱۸ فروری کو صبح ۱۱ بجے "وال نٹ" کے اسلامی تعلیمات کے مرکز میں "اسلام میں عورت کا مقام اور اس کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب ہوا جس کے بعد سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ ۱۸ تاریخ کو ہی شام ساڑھے چھ بجے "سان گبریل ویلی اسلامک سنٹر" میں "امتِ مسلمہ کا عروج و زوال اور سابقہ امت کے ساتھ اس کی مشابہت" کے حوالے سے مفصل خطاب ہوا۔ تین سو کے قریب خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ چونکہ پیشِ نظر گفتگو وضاحت کے ساتھ سامنے آچکی تھی اور دیر بھی خاصی ہو چکی تھی' نیز موسم بھی اچھا نہیں تھا۔ اس لئے سوال و جواب کی نشست ضروری نہیں سمجھی گئی۔ البتہ "حزب التحریر" کے ایک اہم رہنما نے خصوصی طور پر اجازت لیکر ایک سوال پیش کیا اور وہ یہ تھا کہ "ڈاکٹر صاحب! آپ کو ہم کس طرح مستقل طور پر اپنے ہاں لاسکتے ہیں؟"

جمعہ ۱۹ فروری ڈاکٹر مزمل صدیقی صاحب اور ڈاکٹر مجید صاحب کے ساتھ "گارڈن گرو" مسجد میں بڑی مفصل اور بامقصد گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد خطبۂ جمعہ کے دوران نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ امتِ مسلمہ کے اتحاد اور یکجہتی' احیاءِ دین اور نظامِ خلافت کے قیام کی جدوجہد کی ضرورت و اہمیت بیان کی گئی' ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد نے یہ خطبہ سنا۔ اسی رات کو "سڈل بیک ویلی" کے اسلامک سنٹر میں پروگرام تھا جو نمازِ عشاء اور رات کے کھانے کے بعد قریباً ۹ بجے شروع ہوا اور دو گھنٹے جاری رہا۔ اڑھائی سو کے قریب سامعین نے شرکت کی۔ میں نے جمعرات کی اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے منہجِ انقلابِ نبویؐ کے چھ مراحل کی وضاحت کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سامعین میں نمایاں تعداد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھائیوں کی تھی جن میں سے بعض حضرات کم و بیش ستر پچھتر میل کا فاصلہ طے کرکے صرف اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

ہفتہ ۲۰ فروری صبح ۹ بجے نوجوان مسلمانوں کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا جو سوال و جواب پر مبنی تھی۔ یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ الحمدللہ مستقبل کی نوجوان قیادت کے ساتھ یہ بات چیت نہایت بامقصد رہی اور امید ہے ان شاء اللہ اس سے مفید نتائج بر آمد ہوں گے۔

شکاگو

لاس اینجلس سے ۲۰ فروری کی رات کو شکاگو پہنچنا ہوا۔ جہاں میزبانی کا "قرعۂ فال" تنظیم کے جواں سال رفیق تنویر عظمت صاحب کے نام نکلا۔ شکاگو میں اتوار ۲۱ر فروری کو دن کے گیارہ بجے "مسلم سوسائٹی آف گلینڈل ہائٹس" کے مرکز میں "امتِ مسلمہ کے موجودہ انتشار کا اصل علاج: قرآن حکیم" کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا جس میں کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔ اسی شام ڈاکٹر خورشید ملک صاحب کے مکان پر شکاگو کی انجمن خدام القرآن (S.S.Q) کے ذمہ دار رفقاء اور بعض دیگر اہم حضرات کے ساتھ کھانا کھایا اور گفتگو کی۔

۲۲ر فروری کو صبح تنویر عظمت صاحب کے مکان ہی پر "حزب التحریر" کے بعض اہم کارکن اور قائد حضرات تشریف لائے جن سے مفصل تبادلۂ خیال ہوا۔ (انہوں نے عرب ممالک کی اطلاع پر روزہ رکھا ہوا تھا) اسی رات کو گلینڈل ہائٹس کے مرکز میں نماز تراویح میں بھی شرکت ہوئی اور اس کے بعد "منہج انقلابِ نبویؐ" کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ اور سوال جواب کی نشست بھی منعقد ہوئی۔

دوبارہ ڈیٹرائٹ

ڈیٹرائٹ کے پہلے قیام (۲۹ر تا ۳۱ جنوری) کے دوران میری مصروفیت بہت شدید رہی تھی۔ محترم ڈاکٹر مظفر خان اعوان کی خواہش تھی کہ کسی طرح وقت نکال کر دوبارہ ڈیٹرائٹ آؤں تو میرے گھٹنے کی تکلیف کے ضمن میں کچھ تشخیص و تجویز کے مراحل طے ہو سکیں۔ چنانچہ ۲۳ر فروری کی شام کو پہلا روزہ شکاگو ایئرپورٹ پر افطار کر کے دوبارہ ڈیٹرائٹ روانگی ہوئی۔ اور اس بار قیام بھی ڈاکٹر اعوان صاحب کے مکان پر رہا۔ ۲۴ر فروری کو گھٹنے کے "MRI" کے صبر آزما مرحلے سے گزر کر ---- جناب ڈاکٹر انصاری اور

رشید لودھی صاحبان سے امریکہ میں تنظیمِ اسلامی کی تنظیمِ نو کے ضمن میں مشورے کرنے کے بعد اسی رات کو نیویارک واپسی ہو گئی۔

دوبارہ نیویارک

۲۴ر اور ۲۵ر فروری کی درمیانی شب میں نے محمد اسرار خاں صاحب کے مکان واقع "پیرین ول" نیو جرسی میں بسر کی۔ یہ نوجوان میرے کیسٹوں کے حافظ ہونے کے ساتھ ہم نام ہونے اور ان سب پر مستزاد میری جائے پیدائش حصار ہی سے متعلق ہونے کی بناء پر شدید خواہشمند تھے کہ کم از کم ایک رات ضرور ان کے مکان پر بسر کروں۔ ان کے ذوق و شوق کو کئی امتحانات کے مراحل سے گزارنے کے بعد میں نے ان کی خواہش کی تکمیل کر دی' اگرچہ اس کے لئے دو گھنٹے کی مسافت کار پر طے کرنی پڑی۔ دوسرے دن یعنی ۲۵ر فروری ان ہی کے ہمراہ مین ہٹن (Manhattan) میں واقع شیخ نوید انور صاحب کے کاروباری مرکز میں اور شام کو ان کے ساتھ ان کے مکان پر آنا ہوا جہاں دعوتِ افطار و طعام کا اہتمام بھی تھا ----- اور ایک "فیصلہ کُن گفتگو" کا پروگرام بھی۔ جس کے نتیجے میں بعض حضرات نے تو اسی وقت تنظیم میں شمولیت کا اعلان کر دیا اور بعض نے اگلے روز یہ مرحلہ طے کر لیا۔

جمعہ ۲۶ر فروری کو خطاب جمعہ میڈیسن ایونیو کی جامع مسجد میں "روزہ کی حکمت و اہمیت" کے موضوع پر دیا۔ واضح رہے کہ عین اسی وقت اور وہاں سے بہت قریب ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم کا وہ دھماکہ ہوا تھا جس کی خبریں پوری دنیا میں سنی گئیں اور جو امریکہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے اعتبار سے بہت دور رس نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد کے قریب ہی واقع جناب ابراہیم لونت صاحب کے دفتر میں ایک مختصر نشست ہوئی جو رات کی "فیصلہ کن گفتگو" کا تکملہ تھی چنانچہ اس موقع پر شیخ نوید انور اور جناب ابراہیم لونت سمیت پانچ حضرات نے مسنون بیعت کے مرحلے سے گزر کر تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ جن میں سے ایک یعنی جناب ممنون احمد مرغوب میرے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔ دوسرے عارف ضیاء صاحب ممنون صاحب کے رشتے کے نواسے اور پاکستان کے مشہور و معروف صحافی ضیاء الاسلام انصاری مرحوم کے فرزند ہیں۔ (محمد اسرار خاں اس اجتماع میں شرکت نہیں کر سکے تھے لیکن انہوں نے بھی

(باقی صفحہ ۲۱ پر)